OPEN ACCESS
MA'ARIF-E-ISLAMI (AOU)
ISSN (Print): 1992-8556
ISSN (Online): 2664-0171
https://mei.aiou.edu.pk

شعبہ خواتین (جماعت اسلامی) کی دینی وفلاحی خدمات واثرات: تحقیقی مطالعہ

A Research Based Study : Religious , Welfair Services and Effects of Women Wing (Jamat e Islami)

محمد ندیم
پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، جی سی یونی ورسٹی فیصل آباد
ڈاکٹر شیر علی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، جی سی یونی ورسٹی فیصل آباد

Abstract

It is an admitted reality that society is incomplete without woaman folk. God almighty has given the highest status to woman as "mother". Descent of prophets and celestial books, was started for the conduct and character building of human being and in this regard, woman assigned the foremost responsibility. It is the woman who teaches values to the individuals and builds basic morality. In this capacity, woman has pivotal role in preaching and dwelling of religion. Preaching of religion, as a whole, is such a duty as is to be performed by every muslim man and woman. Jamat e Islami was established in ۱۹۴۱. Moulana Madudi started preaching into and organization of women in the very beginning. The women wing of Jamat e Islami was established in ۱۹۴۷, for the promotion of preaching and educational activities among the womenfolk. The purpose of women chapter is to guide women in accordance with Islam. The women wing is spreading political and idealogical policies of jamat in view to enhance the membership of Jamat and implementation of Islam. The women wing is independent in matters of administration and finance. Women wing is on the lines of male wing. Now, this is performing religions and welfare Services in every nook and corner. A research based study of the women wing, is being presented in this articile.

Keywords: Jamat-e-Islami, prophets, Preaching, Services, religion, Women

اللہ تعالیٰ نے اپنی جملہ مخلوقات میں سے صرف انسان کو اشرف المخلوقات بنایااور اسے دنیا کا نظام وانصرام چلانے کے لیے منتخب کیا،اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنے برگزیدہ انبیاء ورسل علیہم السلام کے ذریعے کچھ ہدایت

نامے ارسال کیے، جن کی روشنی میں وہ اپنے اپنے زمانوں میں نظام دنیا چلاتے رہے۔ جب انسان رشد و ہدایت کے میدان میں کافی ارتقائی منازل طے کر گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے آخری ہدایت نامے کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل سمجھا، تو اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے آخری مکمل ترین ہدایت نامہ قرآن مجید کی صورت میں تفویض کر دیا۔ اسطرح جس اسلام کا آغاز ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا تھا۔ اس کا اکمال خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر کر دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ ۱

آج میں تمہارے لیے تمہارا دین پورا کر چکا اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور میں نے تمہارے لیے اسلام ہی کو دین پسند کیا ہے۔

اس اکمال کے بعد امت محمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ حکمت کے ساتھ اس دین کی نشر و اشاعت اور اس کی اقامت کا فریضہ انجام دے۔ اس اہم کام کی انجام دہی جس طرح مومن مردوں کے لیے لازمی ہے، بالکل اسی طرح مومن خواتین کے لیے بھی لازمی ہے۔ دین کے ساتھ ساتھ عقل کا بھی تقاضا ہے کہ مردوں کے درمیان مرد اور خواتین کے درمیان خواتین یہ کام کریں۔ عورتوں کی نفسیات، مسائل، الجھنوں، خوبیوں اور خامیوں سے مردوں کے مقابلہ میں عورتیں زیادہ واقف ہوتی ہیں۔ اس لیے خواتین کے درمیان دینی و فلاحی کام کے لیے خواتین ہی موزوں ہو سکتیں ہیں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر عالم اسلام کی دعوتی و تبلیغی جماعتوں و تحریکوں نے شعبہ ہائے خواتین قائم کیے جو اسلامی تعلیمات کی نشر و اشاعت اور اقامت دین کا کام انجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک تنظیم ان خواتین پر مشتمل ہے، جس کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے۔ اس مقالہ میں اسی جماعت کے شعبہ خواتین کی دینی و فلاحی نوعیت کی خدمات واثرات کا تحقیقی مطالعہ پیش کرنا مطلوب ہے۔

"دین حق" اور "اقامت دین" کے تصور میں بھی جماعت اسلامی منفرد نظریہ کی حامل ہے جو دین کو صرف چند رسوم و رواج اور اعتقادات و عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات کے طور پر دین کو تسلیم کر کے انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو اسلام کے اسی تصور کے تحت اقامت دین کا قیام ہے۔ "اسی لیے جماعت کے کارکنان اور جماعت کے عہدیداران انسانی زندگی کو تقسیم کر کے الگ الگ اسکیموں کے تحت چلانے کی بجائے، ایک انسانی جسم کی طرح یکجان سمجھتے ہیں اور ہر پہلو کو اعضائے انسانیہ کی طرح ایک دوسرے سے پیوست گردانتے ہیں۔ یہ تمام پہلو مل کر ایک زندگی ترتیب دیتے ہیں نہ کہ کوئی ایک پہلو اسی لیے یہ سب ایک دوسرے سے جڑ کر ایک جسم بنتے ہیں جن میں ایک ہی روح جاری رہتی ہے۔" (۲)

مذہب وسیاست کے متعلق جماعت اسلامی کا نظریہ یہ ہے کہ "جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی" جماعت اس تصور کو لے کر آگے بڑھتی ہے اس لیے جماعت چاہتی ہے کہ سیاست پر چنگیزانہ فکر و عمل کو مسلط نہ رہنے دیا جائے۔

"اگر تو مذہب سے مراد وہ مذاہب ہیں جو سیاست پر خاموش ہیں تو ہم ان مذاہب پر ایمان نہیں رکھتے۔ لیکن اگر وہ اسلام ہے جو کہ احکام قرآن و سنت پر مبنی ہے اور جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔ تو وہ سیاست میں دخل ہی نہیں دیتا بلکہ اسے اپنا ایک اہم حصہ قرار دیتا ہے۔" (۳)

جماعت اسلامی کا شعبہ خواتین خدمات

مذہب اور سیاست کی اسی تعبیر اور احیائے امت مسلمہ کے لیے جماعت اسلامی نے خواتین میں دینی و فلاحی خدمات کے فروغ کی غرض سے ۱۹۴۷ء میں "حلقہ خواتین" کے نام سے ویمن ونگ قائم کیا۔ جس کا مقصد اپنی پوری زندگی اللہ کے دین کے مطابق گزارنا اور اپنی انفرادی و اجتماعی، معاشی، معاشرتی و سیاسی دینی و فلاحی خدمات کو اللہ کی ہدایت کے تحت سر انجام دینا ہے۔ یہ حلقہ خواتین پاکستان کے ہر گوشہ میں دینی و فلاحی خدمات انجام دے رہا ہے۔ حلقہ خواتین وہ شعبہ ہے جس نے تعلیم یافتہ خواتین کے لیے تشکیل پاکستان کے بعد قرآن و حدیث کا علم پھیلانے کے لیے بڑی سطح پر کام کا آغاز کیا۔ سید مودودی نے پاکستانی معاشرے کے باشعور علمی طبقے اور باصلاحیت افراد کو اپنے کام کا مرکز بنایا، تاکہ ان کے ذہنوں کو علمی و منطقی دلائل سے قائل کیا جا سکے اور وہ جماعت کے رفقاء بن کر خدمت دین کر سکیں۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے اعلیٰ ذہن درکار تھا، جو ایسے دلائل و منطق سے اذہان کو مطمئن کر سکے کہ وہ مطمئن ہو جائیں اور ایسے اعلیٰ ذہن و فکر کے مالک سید مودودی تھے اسی لیے لوگ اکٹھے ہوتے گئے اور سید مودودی ان کی علمی و اخلاقی تربیت کرتے گئے۔ خواتین کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی گئی۔

"خواتین میں ان کی اہلیہ بیگم محمودہ، خواتین کی تربیت کا وسیلہ بنیں اور محترمہ حمیدہ بیگم، محترمہ نیر بانو، محترمہ اُمِ زبیر سمیت کئی ابتدائی خواتین نے یہ فیض حاصل کیا۔ اس زمانے میں بہت کم خواتین ابتدائی تعلیم سے آگے بڑھ پاتی تھیں۔ ایسے میں حلقہ خواتین کی تاسیسی رکن محترمہ حمیدہ بیگم عام خواتین سے کہیں زیادہ تعلیم یافتہ تھیں۔ انھوں نے ۱۹۴۴ء تک تدریسی خدمات انجام دیں۔" (۴)

رخشندہ کوکب سربراہ شعبہ علوم اسلامیہ لاہور کالج نے حمیدہ بیگم کے ہمراہ "ماہنامہ" بتول کا آغاز کیا، تاکہ اعلیٰ اقدار کا فروغ معیاری ادب کے ذریعے ممکن بنایا جا سکے۔ یہ ان خواتین میں سے ہیں، جنہوں نے بااعتماد طریقہ سے علمی و ادبی خدمات کی ترویج میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے، مروجہ رومانی اور فضول ولایعنی جرائد کے برعکس تزکیہ و تعلیم نسواں کے لیے ایک بہتر جریدہ متعارف کروایا ہے۔ جو مقاصد جماعت اور تربیت و تزکیہ نسواں میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کے ذریعے بیگم مودودی اپنے انداز و اطوار، زبان و بیان اور حکمت سے دعوتِ دین کے میدان میں نہایت مؤثر پیش رفت کر رہی تھیں۔ قیادت کا انتخاب کن بنیادوں پر کیا گیا اس کا اندازہ ان خواتین کی علمی اور سماجی حیثیت کو دیکھتے ہوئے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ جماعت کی قیادت درحقیقت ٹرین کے اس انجن کی طرح ہوتی ہے جس نے پورے ڈھانچہ کو چلانا ہوتا ہے جس کا معیاری انتخاب پورے ڈھانچے کی کامیابی کی ضمانت ہوتی ہے۔

ویمن ونگ کا تنظیمی ڈھانچہ

جماعت اسلامی ویمن ونگ کا تنظیمی ڈھانچہ جماعت اسلامی کے مردوں کے ڈھانچے کی طرح ہے۔ جماعت اسلامی ویمن ونگ کو سمجھنے کے لیے جماعت اسلامی کے بنیادی ڈھانچہ کو دیکھنا پڑے گا۔ تاہم جماعت اسلامی کے شعبہ ویمن ونگ کا تنظیمی ڈھانچہ حسب ذیل ہے۔

مرکزی نظام

ارکان کا اجتماع، مجلس شوریٰ، جماعت کے امیر، مجلس عاملات، جماعت کی قیمہ، جماعت کی ناظمات سمیت مرکزی شعبہ جات کو شامل کر کے پاکستان جماعت اسلامی حلقہ خواتین کی مرکزی تنظیم کا ڈھانچہ درج ذیل اجزاء پر قائم ہے:

"ارکان جماعت اسلامی کا اجتماعِ عام، امیر جماعت، امیر جماعت اور امیر جماعت کے نامزد کردہ نائب امیر (اگر کوئی ہوں)، مرکزی مجلسِ شوریٰ، مرکزی مجلسِ عاملات، قیمہ جماعت، مرکزی شعبوں کی ناظمات" (۵)

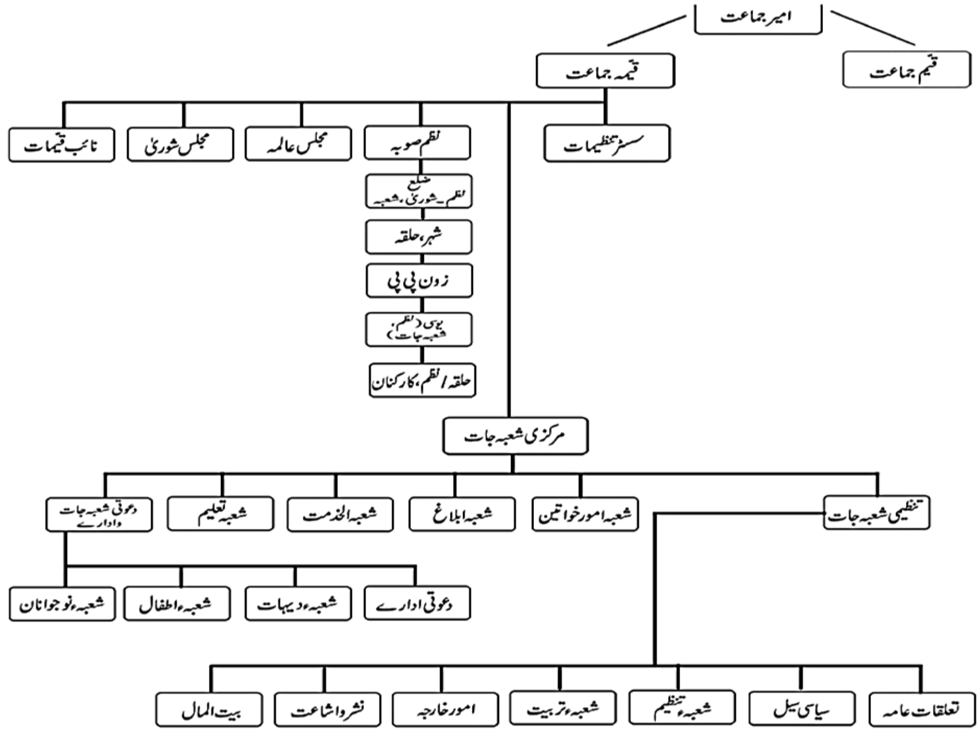

شعبہ خواتین کی خدمات

جماعت اسلامی شعبہ خواتین جن مقاصد کے لیے معرض وجود میں آیا، ان کی تکمیل کے لیے خواتین ہمہ وقت کوشاں رہتی ہیں۔ اسی لیے تعلیمی میدان میں علمی سر گرمیاں ہوں یا تبلیغی میدان میں دعوتی سر گرمیاں شعبہ خواتین کی کارکردگی ہمیشہ نمایاں ترین نظر آتی ہے۔ اپنے تحقیقی عمل کے دوران پاکستان کی جملہ تنظیموں کے شعبہ خواتین کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا، جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ اپنی تخلیق سے لے کر آج تک شعبہ خواتین میں سب سے پرانا اور سب سے منظم انداز میں مسلسل عمل کرنے والا یہی جماعت کا شعبہ خواتین ہے۔ ذیل میں ہم جماعت کی دینی و فلاحی نوعیت کی خدمات واثرات اکٹھے بیان کریں گے، کیونکہ دونوں امور ایک دوسرے سے اس طرح پیوست ہیں کہ ان کو جدا کرنا ممکن نہیں ہے اس لیے ان خدمات میں پہلے دینی ودعوتی اور پھر فلاحی خدمات واثرات کا احاطہ کیا جائے گا۔

قرآن وسنت میں خواتین کی خدمات

جماعت اسلامی شعبہ خواتین مسلسل ایسے پروگرام کا انعقاد کرواتا رہتا ہے، جن کا بنیادی مقصد پیغام اسلام عام کرنا ہوتا ہے اور اس سلسلے میں اہم ترین چیز قرآن مجید کی تعلیم و تفہیم ہے۔ تفہیم قرآن مجید کے بعد سنت نبوی ﷺ وہ ذریعہ ہے ،جس کے ذریعے احکام قرآن کی عملی شکل دیکھی اور سمجھی جاسکتی ہے .اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن مجید کے ساتھ سنت کی تعلیم و تفہیم کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ان پروگرامز کا خاکہ ،ڈھانچہ اور طریقہ کار ذکر کیا جائے گا تاکہ منہج و اسلوب کے ساتھ اثرات ونتائج سے آگاہی ہو سکے۔

فہم قرآن وسنت پروگرام

شعبہ خواتین اپنے زیر اہتمام تعلیم نسواں کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے "فہم قرآن وسنت کلاسز" کے ذریعے عام لوگوں کی اسلامی تربیت کا وسیع اہتمام کرتا ہے۔ اس کلاس کا مقصد لوگوں کو اس قابل بنانا ہوتا ہے کہ وہ قرآن مجید کو سمجھ کر اس قابل ہو سکیں کہ اس کی تعلیمات کو اپنی زندگی میں شامل کر سکیں۔ اس سلسلہ میں شعبہ خواتین کا طریقہ کار یہ ہے کہ :

"ہر زون و تحصیل میں سال میں ایک "قرآن کلاس" کا انعقاد کیا جائے گا جس میں ترجیحاً خواتین اور نوجوانوں کو شریک کیا جائے گا اور کلاس کے شرکاء کو جماعت اسلامی میں شامل کرنے اور متحرک کرنے کے لیے ان کا فالواپ کیا جائے گا۔"(٦)

تاکہ بات صرف تعلیم اور تفہیم پر ہی ختم نہ ہو جائے، بلکہ اس کے اثرات ونتائج جاننے کے لیے مسلسل فالواپ کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اور جو خواتین اس سے مطمئن ہوں ان کے ذریعے اس پیغام کو آگے بڑھانے کے لیے شعبہ مزید اقدامات بھی کرتا ہے، جس کا آغاز جماعت کی ممبر بنا کر کیا جاتا ہے۔

مدارس

بر صغیر میں تعلیم اسلام کو دیوار سے لگانے کے بعد مدارس دینیہ، دینی تعلیم کے لیے اور سکول کالجز دنیاوی تعلیم کے لیے خاص کر دیئے گئے ،جماعت اسلامی شعبہ خواتین کو اس بات کا بخوبی اندازہ تھا۔ اسی لیے جماعت اسلامی نے خواتین کی تعلیم دینیہ کے لیے مدارس کا آغاز کیا جو اس میدان میں ابتدا سے ہی خدمات انجام دے رہی ہے۔

جامعہ المحصنات

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک پاکیزہ معاشرے کے قیام میں خواتین کا کردار بے حد اہم ہے اس مقصد کے حصول کے لیے جامعہ المحصنات پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا، جو دینی اور عصری علوم کا حسین امتزاج ہے۔

"اسی سلسلہ میں ۱۹۹۰ میں جامعہ المحصنات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پہلی شاخ لاہور میں قائم ہوئی" (۷)

اس وقت جامعات المحصنات کے تحت ملک بھر میں ۹۱ ادارے قائم کیے جا چکے ہیں جہاں طالبات کو اچھے ماحول میں دینی اور عصری علوم سے روشناس کرایا جاتا ہے جوان کو زندگی کے اصل مقصد سے آگاہ کرتا ہے یہی جامعہ المحصنات کے قیام کا مشن ہے کہ:

"بہترین معاشرے کے قیام کے لئے ایسی با عمل مسلمان طالبات تیار کرنا جو دینی اور عصری علوم سے آراستہ ہوں اور اپنے دائرہ کار میں مثالی خاتون کا کردار پیش کریں"۔ (۸)

ان جامعات سے فارغ التحصیل طالبات کے ذریعے ذیلی جامعات کے نام سے ۱۵۳ شاخیں علمی و دعوتی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

جامعہ المحصنات درج ذیل اغراض ومقاصد کے تحت اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں:

"دینی وجدید علوم کے امتزاج سے طالبات کی فکری و عملی صلاحیتوں کی نشو نما کرنا۔ اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے ان صلاحیتوں کا استعمال کرنا، طالبات کے صحت مند ذہنی جسمانی نشو نما کے لیے مثبت ہم نصابی سرگرمیاں منعقد کرنا اور ان کے ذریعے تحریری، تقریری اور تخلیقی صلاحیتوں کو بیدار کرنا۔" (۹)

جامعہ المحصنات پاکستان کا نصاب درج ذیل پر مشتمل ہے۔

"عامہّ، خاصہ، عالیہ، عالمیہ، اس کے علاوہ سالانہ دورہ تفسیر القران، حفظ وناظرہ بھی نصاب کے لازمی جزو ہیں۔" (۱۰)

طالبات کی ذہنی جسمانی نشو نما کے لیے مثبت ہم نصابی سرگرمیاں کروائی جاتی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

"ادبی نشستیں (جو طالبات کی تحریری صلاحیتوں کو پروان چڑھاتی ہیں)، مطالعاتی دوروں اور سیر و تفریح کا اہتمام، سالانہ میگزین کا اجراء، کمپیوٹر کورسز، فرسٹ ایڈ کورس اور سول ڈیفینس ٹریننگ، معروف اسکالرز کے لیکچر کوکنگ، سلائی کڑھائی کلاسز، خطاطی" (۱۱)

جامعہ المحصنات پاکستان کے مرکزی شعبہ جات میں تربیت، تشہیر وترویج، تحقیق، نصاب وامتحانات، کوالٹی انشورس، مالیات اور شعبہ انفارمیشن ٹیکنالوجی شامل ہیں۔

فلاحی خدمات واثرات

شعبہ خواتین نے اس اہم حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے کہ تعلیم ہی وہ بنیادی ذریعہ ہے جو انسان کے اعمال کی بنیاد بنتا ہے، اس لیے تعلیم یافتہ افراد میں اسلام اور قرآن کی حقیقی روح بیدار کرنے کے لیے شعبہ خواتین ہر طرح کے پلیٹ فارم

اور مواقع کو استعمال کرتا ہے۔ اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی علمی کانفرنسیں ہیں جن میں سے اہم اور عالمی کانفرنسوں کا ذکر کیا جاتا ہے، تاکہ کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے۔

عالمی کانفرنسیں

شعبہ خواتین جماعت اسلامی نے عورت کی معاشرتی حیثیت واہمیت کے پس منظر میں خواتین کے عالمی یوم کے موقع پر انٹرنیشنل مسلم وومن یونین کے پلیٹ فارم سے چار روزہ عالمی خواتین کانفرنس کا لاہور میں انعقاد کیا۔ کانفرنس میں انڈونیشیا، سوڈان، فلسطین، سری لنکا، کشمیر، عراق، نائجیریا، یوگینڈا، ایران، تھائی لینڈ، چین، ناروے، اٹلی، ترکی، اردن، لبنان اور پاکستان سے خواتین سکالرز شامل ہوئیں۔ کانفرنس سے اپنے افتتاحی خطاب میں صدر مسلم وومن یونین ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی نے کانفرنس کی غرض غایت بتاتے ہوئے کہا کہ "ایک طرف عورت نرم ونازک، وفا کا پیکر اور وجۂ سکون ٹھیرائی گئی ہے، دوسری طرف وہی عورت خاندانوں اور قوموں کے قلوب واذہان کو جوڑتی اور وفا کا سبق دیتی ہے۔ اس عورت کے مقام ومرتبے اور تہذیب وثقافت کے اس اہم ستون کو پختہ بنانے کے لیے یہ کانفرنس کا انعقاد پذیر ہے"۔ (۱۲)

خواتین کانفرنس سے خطاب میں سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی خواتین دردانہ صدیقی نے کہا:

"قوموں کی تعمیر وترقی کا تصور عورت کے موثر عمل کے بغیر ناممکن ہے۔ ماں کی گود کا کوئی بھی بدل نہیں۔ عورت اپنے فطری دائرۂ کار میں رہتے ہوئے قوموں کے عروج وارتقاء میں بہترین کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔" (۱۳)

جہاں یہ عالمی کانفرنسوں کے سجانے کا بنیادی مقصد جماعت اسلامی کی اساس کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلامی فلاحی معاشرہ قائم کرنا طے کیا گیا تھا وہاں ساتھ ہی ہمیں یہ تمام کانفرنسیں اور ان کے موضوعات یہ بتاتے نظر آتے ہیں کہ جملہ عناوین کانفرنس کی اکثریت ایسی ہے جو کہ بین الاقوامی سطح پر چلنے والے عنوانات و موضوعات ہیں جبکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ اسلامی مزاج کو مدنظر رکھا جاتا۔

ضرورت مند طبقہ کے لیے خدمات

تعلیم ہر طبقے کا حق ہے جو سب کو ملنا چاہیے، اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے شعبہ خواتین جماعت اسلامی نے دینی مدارس، قرآن کلاسز اور علمی کانفرنسز کے ساتھ ساتھ نئی نسل کی تعلیم وتربیت کے لیے بھی کئی ادارے قائم کیے ہیں۔ ان سب کے باوجود معاشرتی طور پر پسا ہوا طبقہ تمام سہولتوں سے عاری تھا، جس کی تکمیل کے لیے شعبہ خواتین جماعت اسلامی نے کئی ادارے بنائے جن کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

کمیونٹی سکولز

پسماندہ علاقوں میں تعلیمی شعور پیدا کرنے کے لیے ۱۹۹۱ میں کمیونٹی سکولز شروع کیے گئے۔ اس کے بعد ملک کے طول وعرض میں ان کو پھیلا دیا گیا۔

"حلقہ خواتین کے زیر اہتمام ۱۴۰ کمیونٹی سکولز کام کر رہے ہیں۔ ان میں ۱۸۰۰۰ طلباء وطالبات زیر تعلیم ہے۔ ان میں اساتذہ کی تعداد ۱۱۰۰ ہیں جبکہ ۱۵۰۰ والینٹیرز اپنی خدمات سر انجام دے رہیں ہیں۔ ان سکولوں میں خواتین کی تربیت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اب تک ۹ ہزار ماؤں کی تربیت کی گئی ہیں۔" (۱۴)

سکول سے ملحقہ آبادیوں میں آگاہی پروگرامز کے ذریعے خواتین کو مختلف قسم کی معلومات فراہم کی جاتیں ہیں ۔پرائمری مکمل کرنے والی طالبات کو مزید تعلیم کے سپارنسر شپ بھی دی جاتی ہے۔ کسی بھی ملک و قوم کی ترقی اور تبدیلی میں تعلیم کا کردار بنیادی ہوتا ہے، مشکل حالات میں ۱۹۹۶ء میں کمیونٹی اسکول کی بنیاد رکھی گئی۔

"۱۹۹۶ء سے لے کر اب تک ملک بھر میں کئی کمیونٹی اسکول کھولے جا چکے ہیں۔ان اسکولوں کا ہدف پاکستان کی پسماندہ اور غریب آبادیوں پر مشتمل ایسے علاقے ہیں جہاں تعلیمی سہولتوں کا فقدان ہے۔" (۱۵)

اس منصوبے کے تحت ملک کے چاروں صوبوں میں غریب بچوں اور بچیوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔

مفت تعلیم

جماعت اسلامی ان چند جماعتوں میں سے ایک ہے جن کی ترجیحات میں تعلیم پہلے نمبر پر آتی ہے اسی لیے ۱۹۹۵ء میں جماعت اسلامی کی طرف سے کراچی کے ان مضافاتی علاقوں میں مفت تعلیم کا پراجیکٹ شروع کیا گیا، جن علاقوں میں اس کی شدید ضرورت تھی۔آج پورے پاکستان میں پھیلا ہوا یہ ۱۱۲۱ اسکولوں کا نیٹ ورک مفت تعلیم کی فراہمی کے لیے کراچی سے ہی شروع کیا گیا تھا۔اسی لیے ایسے تعلیمی ادارے آج بھی وہیں قائم کیے جا رہے ہیں جہاں غریب لوگ رہتے ہیں یا جہاں تعلیمی سہولیات کا فقدان ہے۔

"اس پراجیکٹ کا خصوصی ہدف وہ علاقے ہیں جن میں رہنے والی بچیاں سکول دور ہونے کی وجہ سے حصول تعلیم سے دور ہیں۔ایسے ہی وہ علاقے جہاں مالی وسائل کی کمی کے باعث سکول بنانا ممکن نہیں وہاں گھر کے ایک آدھ کمرے کو سکول کا درجہ دیا جاتا ہے، اور ایسے سکولوں کی تعداد بھی کافی ہے۔ان سکولوں میں ۷۰٪ سے زائد بچیاں ہیں جن کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے اور ان سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء و طالبات فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (۱۶)

میڈیا کے ذریعے خدمات

حلقہ خواتین اپنی دعوت، نصب العین اور مقاصد کے حصول کے لیے دعوتی، تربیتی، تنظیمی، خدمتی، جہادی، سیاسی اور علمی سرگرمیوں کو منظّم کرتا ہے۔ حلقہ خواتین اقامت دین کے لیے ہر میدان میں سعی و جہد میں مصروف عمل ہے میڈیا سیل کا قیام بھی انہیں کوششوں میں سے ایک ہے۔ عصر حاضر میں میڈیا معاشرے میں ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔میڈیا کے ذریعے دعوت دین کی ابتدا بیسویں صدی سے ہوئی۔اِن ذرائع میں سب سے پہلے ٹیکنالوجی کا آغاز ہوا۔"پہلی سوشل میڈیا سائٹ ۱۹۹۲ء میں بنائی گئی۔اِس سائٹ کے ذریعے یہ آسان ہو گیا کہ وہ تمام سائٹ بنا دی گئیں جو دعوت دین کے لیے مفید اور کارآمد ثابت ہوئی اور سوشل میڈیا میں اس سائٹ کو مزید ترقی پذیرائی ملی۔ دعوت دین میں پہلی ویب سائٹ پاکستان میں جماعت اسلامی کی بنائی گئی۔" (۱۷)

میڈیا کے استعمال کے متعلق حلقہ خواتین کے درج ذیل مقاصد ہیں:

"دعوت الی اللہ کی ترویج، شریعت اسلامیہ کی روشنی میں شعبہ صحافت سے منسلک افراد کی تربیت، جماعت اسلامی شعبہ خواتین کی سرگرمیوں کی کوریج اور اسکے ذریعے امیج بلڈنگ، میدان ابلاغ (میڈیا و ادب) سے منسلک خواتین سے رابطے کے ذریعے نظریاتی بنیادوں پر ذہن سازی و ہمنوائی پیدا کرنا" (۱۸)

حلقہ خواتین کا میڈیا کے استعمال کا طریقہ درج ذیل ہے:

"ہر ٹارگٹ حلقہ میں ۲۰۰ خواتین کو سوشل میڈیا کے ساتھ متحرک کیا جائے گا۔ انتخابات کے سلسلے میں سپیشل بجٹ کے ساتھ خصوصی طور پر معاون آلات مہیا کرنا اور شعبہ کی تنظیم نو کرنا اور عہدیداران کی تربیت و کردار سازی کے لیے پروگرام کا انعقاد کرنا۔ الیکٹرونک، پرنٹ اور سوشل میڈیا پر جماعتی سرگرمیوں کی مکمل کوریج کے لیے کوشاں رہنا۔ میڈیا پر نمائندگی اور ٹاک شوز میں شمولیت کے لیے خواتین کی ٹیم میں اضافہ، ٹریننگ اور مانیٹرنگ کا اہتمام کیا جائے گا۔" (۱۹)

حلقہ خواتین نے شعبہ جات اور اداروں کے درمیان بہتر نتائج کے لیے ان کو (میڈیا سیل) کے تحت منسلک کیا ہے۔ ان چار ابلاغی شعبہ جات میں نشرواشاعت، دعوہ اینڈ انفارمیشن ریسورس سینٹر روشنی میڈیا پروڈکشن، حریم ادب شامل ہیں اسکے علاوہ سوشل میڈیا بھی میڈیا سیل کی زیر نگرانی کام کرتا ہے۔

سوشل میڈیا

سوشل میڈیا دعوت کا ایک وسیع میدان ہے جہاں جدید سہولیات کے ساتھ پاکستان میں تیزی سے استعمال ہونے والا ذریعہ بن چکا ہے۔ اسی بات کے پیش نظر ہر سیاسی و مذہبی جماعت اس میڈیا کو استعمال کرتی ہے اسی طرح جماعت اسلامی شعبہ خواتین نے اس میڈیا کو اپنی ہر طرح کی سرگرمیوں کی ترویج واشاعت کے لیے موثر ترین ذریعہ کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

" حلقہ خواتین اپنے کارکنوں کی ہر کام میں تعلیم و تربیت کرتی ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے کیے جانے والے اقدامات تنظیم کی مضبوطی، دعوت کی ترویج اور فرد کی اپنی تربیت کے لیے معاون و مددگار ہونگے۔" (۲۰)

سوشل میڈیا کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہے:

"خیر کا پھیلاؤ اور شر کی مزاحمت, دعوت دین کا پھیلاؤ" (۲۱)

روشنی میڈیا پروڈکشن

حلقہ خواتین کے دعوتی آڈیو، ویڈیو دروس کی ریکارڈنگ، اصلاحی، دعوتی اور تربیتی لیکچرز، شارٹ کلپس، انٹرویوز ریکارڈنگ ایڈیٹنگ اور دیگر فنی امور انجام پاتے ہیں۔ "خواتین کے نظم اور اسکے شعبہ جات کی تعارفی سی ڈیز، آڈیو ویڈیا گرافکس اور ڈیزائیننگ، مختلف اسکالرز کی تفاسیر قرآن کی سی ڈیز کے علاوہ بچوں کے حوالے سے بھی تعمیری اور تذکیری سی ڈیز بنائی جاچکی ہیں۔ تیار مواد کی ہر سطح تک پہنچایا جاتا ہے۔" (۲۲)

دعوۃ اینڈ انفارمیشن ریسورس سینٹر (DIRC)

یہ حلقہ خواتین کی ویب سائٹ چلانے کا ذمہ دار ہے۔ اسکے علاوہ ہر طرح کے عنوانات پر ہفتہ وار آن لائن لیکچرز کی ذمہ داری بھی بخوبی ادا کرتا ہے۔ ویب سائٹ پر تنظیمی سرگرمیوں کی تشہیر کے ساتھ ساتھ یہاں پر آنے والے کو اہم موضوعات پر کتب، مضامین اور آڈیو ویڈیو لیکچرز کی وسیع تعداد بھی دستیاب ہے۔

رفاہی کاموں کے ذریعے سر گرمیاں

ہر معاشرے میں کئی طرح کے سماجی معاملات توجہ کے منتظر ہوتے ہیں اس بات کا ادراک علمی ماحول میں پروان چڑھنے والے افراد سے زیادہ کس کو ہو سکتا ہے۔ اسی لیے جماعت اسلامی شعبہ خواتین نے عورت کے سماجی مسائل کے حل کے لیے بھی باقاعدہ پلیٹ فارم تیار کر رکھا ہے جس کے ذریعے ان مسائل کو بھی حل کیا جاتا ہے جو کہ خواتین اور خاندان کی حیثیت کو کسی بھی طرح متاثر کر سکتے ہیں۔ ذیل میں ان شعبہ جات اور ان کے عملی اقدامات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

ویمن اینڈ فیملی کمیشن

سماجی حیثیت سے عورت کی سماجی سطح کو بیان کرنے اور خواتین کو اسلام کی طرف سے ملنے والے حقوق کی ترویج بھی شعبہ خواتین کا اہم طرہ امتیاز ہے۔ جماعت اسلامی حلقہ خواتین کے تحت قائم ویمن اینڈ فیملی کمیشن خواتین کے حقوق کے حصول، استحصال کے خاتمے کے لیے مناسب قانون سازی، اس پر موثر عمل درآمد، سماجی اصلاح کے لیے جذبہ وجملہ معاملات میں قابل ذکر امداد فراہم کرتا ہے۔ کمیشن خواہشمند ہے کہ

"بجٹ کا ایک حصہ صرف تعلیم نسواں خواہ دینی ہو یا دنیاوی یا پھر ٹیکنکل ہو ایک مخصوص رقم مقرر کی جائے، تاکہ خواتین کی تعلیم مفت ہو، اعلیٰ تعلیم کے لیے صوبوں میں یونیورسٹیاں اور صحت کے لیے مراکز صحت قائم کیے جائیں اور ایسی قانون سازی کی جائے جن کے ذریعے خواتین کے حقوق کی پامالی اور استحصال ختم ہو اور ایسی معاشرتی بیماریوں اور مروجہ رسوم کا خاتمہ ہو جو خواتین کے استحصال کا سبب بنتی ہیں"۔ (۲۳)

جماعت اسلامی کا ویمن کمیشن کے کام کرنے کا منہج بھی بالکل اسی طرز کا ہے، جیسے پاکستان میں موجود باقی این جی اوز کام کر رہی ہیں جن کی تفصیلات پنجاب کمیشن فار سٹیٹس آف وومن کی ویب سائٹ پر بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی کے درج ذیل کام ہیں :

۱. پاکستانی خواتین کو شریعت اسلامیہ کے عطا کردہ حقوق سے آگاہ کرنا اور دلانے کی کوشش کرنا۔
۲. اسلام کے بنائے ہوئے خاندانی ادارہ کی مضبوطی کے لیے کام کرنا۔
۳. ہر اس شعبے یا عمل کو ختم کرنے کے لیے کوشش کرنا جو خواتین کے لیے مسائل پیدا کرنے کا باعث بن رہا ہو
۴. غیر اسلامی رسومات کے خاتمے اور معاشرتی و ثقافتی مسائل کے حل کے لیے عملاً جد وجہد کرنا۔

جماعت اسلامی کے بنیادی مقاصد کو ذہن میں رکھیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جماعت کے ہر شعبہ کی بنیاد اور حقیقی اہداف وہی ہیں جو کہ قرآن وسنت کے مطابق شریعت اسلامیہ نے دے دیئے ہیں۔

الخدمت خواتین (ٹرسٹ) پاکستان

الخدمت خواتین ٹرسٹ گذشتہ تین دہائیوں سے زبان ورنگ نسل اور علاقائیت و قومیت کی تفریق سے بالاتر ہو کر پاکستان کے طول وعرض میں دکھی انسانیت کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔

"۱۹۸۰ء کی دہائی میں پاکستان کے گاؤں، دیہات اور کچی آبادیوں میں رہنے والے مفلوک الحال انسانوں کی بہبود و فلاح کے ساتھ ان کے زندگی کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے یہ پودا لگایا تھا، جس کی آبیاری کی اولین ذمہ داری محترمہ ناصرہ

الیاس کی لگائی گئی تھی۔الخدمت خواتین ٹرسٹ پاکستان کے ان چند فلاحی اداروں میں شامل ہے جن کے تمام تر انتظامی امور کی ذمہ دار اور پالیسی ساز خواتین ہیں، نیز معاونین کی اکثریت بھی خواتین پر مشتمل ہے۔"(۲۴)

ناگہانی آفت ہو یا کوئی طوفان الخدمت فاونڈیشن کے رضاکار ہمہ وقت ہر قسم کی صورتحال میں تیار رہتے ہیں اور ایسی صورت میں بروقت حادثہ کی جگہ پر پہنچ کر امدادی سرگرمیوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ایمبولینس سروس کے ذریعے مریضوں کو ہسپتال پہنچانا ہو یا مریض کو اس کے گھر پر پہنچانا ہو ہر صورتحال میں ہر جگہ یہ لوگ اپنی امدادی امور سرانجام دیتے نظر آتے ہیں۔

"پاکستان کے پانی سے محروم علاقوں میں فراہمی آب کا مسئلہ ہو یا زلزلہ وسیلاب کی امدادی سرگرمیاں ہوں، کھانے پینے کی اشیاء کی تقسیم ہو یا کپڑے، سلیپنگ بیگز، ادویات اور دیگر ضروریاتِ زندگی کی ضرورت ہر چیز کی فراہمی میں "الخدمت کی خواتین رضاکار مرد حضرات کے ہمراہ مہیا کرتے ہیں۔"(۲۵)

الخدمت فاؤنڈیشن ریسکیو اور ریلیف سرگرمیوں کے ذریعے تعمیر نو کے کام ہوں یا مساجد، گھروں اور سکولوں کی تعمیر و بحالی ہر موقعے پر پیش پیش رہتی ہے۔آسمانی آفات سے متاثر افراد کی بحالی ہو یا مشکل وقت میں امداد ہر صورت میں مدد کے لیے موجود رہتی ہے۔

صحت

اکثر بچے نمونیا، ڈائریا اور دیگر جان لیوا بیماریوں کی وجہ سے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ملک کے دیہی اور دور دراز علاقوں میں صورتحال کہیں زیادہ سنگین ہے۔اس کی وجہ نہ صرف سہولیات کی عدم دستیابی ہے بلکہ غیر متوازن معاشی صورتحال بھی اس ضمن میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اس صورتحال میں الخدمت فاؤنڈیشن ہمیشہ سے غریبوں اور ضرورت مندوں کو خدمات فراہم کرتی رہی ہے۔

زچہ وبچہ مراکز صحت

پاکستان میں نومولود بچوں کی شرح اموات تقریباً پانچ فیصد ہے۔ اس صورتحال میں الخدمت فاؤنڈیشن ہمیشہ سے غریبوں اور ضرورت مندوں کو مدد فراہم کرتی ہے۔ مختلف صحت عامہ کے پراجیکٹس اس مقصد کے تحت شروع کر چکی ہے کہ لوگوں کو صحت کی بہترین سہولیات بلا تفریق فراہم کی جا سکیں، جیسے زچہ و بچہ مراکز صحت، ہسپتال اور مراکز صحت، ڈائیگناسٹک سینٹرز، ایمبولینس سروس"(۲۶)

صاف پانی پروگرام

پاکستان کا شمار دنیا کے ان ملکوں میں ہوتا جہاں پینے کے صاف پانی کی فراہمی غیر تسلی بخش ہے۔جس کے باعث ڈائریا، ملیریا، ہیپاٹائیٹس اے اور بی جیسی جان لیوا بیماریاں عام ہیں اور ہر سال ۲ لاکھ ۵۰ ہزار بچے جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔الخدمت فاؤنڈیشن پاکستان شہری و دیہی علاقوں میں پانی کے چھوٹے بڑے پراجیکٹس کے ذریعے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنا رہی ہے۔ملک کے بالائی اور پہاڑی حصوں میں پانی کی فراہمی کے واٹر فلو کے ذریعے لوگوں کو گھروں میں پانی فراہم کیا جاتا ہے۔جبکہ شہری اور میدانی علاقوں میں پانی کی فراہمی درج ذیل منصوبوں کے ذریعے ممکن بنائی جا رہی ہے۔

واٹر فلٹریشن پلانٹس ہینڈ پمپس کی تنصیب، پانی کے کنووں کی کھدائی، پانی کی ترسیل کے منصوبے" (۲۷)

آغوش الخدمت

"آغوش الخدمت" کے ذریعے کئی پروگرام شروع کیے گئے ہیں جن میں سے "الخدمت مواخات" پروگرام ہنر مند غریب افراد کو قرضہ جات فراہم کر کے ان کو اس قابل بنانا ہے کہ وہ اپنی اور اپنے خاندان کی کفالت اور خود کو معاشی طور پر مضبوط کر سکیں۔

" بلا سود قرضوں کے ذریعے باصلاحیت افراد باعزت روزگار شروع کر سکتے ہیں یا پہلے سے جاری کاروبار کو مزید بہتر بنا سکتے ہیں۔ مواخات پروگرام مواخات مدینہ کی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے جس سے معاشرے کے ایسے نظر انداز کردہ افراد کو اپنی معاشی بحالی کا بھرپور موقع ملتا ہے۔" (۲۸)

چھوٹے قرضے، لبریشن لون، سماجی خدمات، قیدیوں کی فلاح و بہبود، قربانی، رمضان پیکجز، فوڈ پیکجز، مساجد کی تعمیر، وہیل چیئرز کی تقسیم، اقلیتی امور، ونٹر پیکجز وہ اہم امور ہیں جو اس ادارے کے ذریعے سر انجام دیئے جاتے ہیں۔ جماعت اسلامی کے شعبہ خواتین کی فلاحی سرگرمیاں پاکستان میں کام کرنے والی باقی فلاحی تنظیموں کی طرح ہیں اگرچہ ان کے پراجیکٹس دیکھنے کے بعد یہی محسوس ہوتا ہے کہ باقی فلاحی تنظیموں کی طرح ہی یہ تنظیمات کام کر رہی ہیں لیکن ان میں اہم ترین چیز یہ ہے کہ پاکستانی ثقافتی مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے تربیت یافتہ خواتین کی ایک ایسی جماعت میسر ہے جو خواتین کے مسائل کو خود حل کرتے ہوئے ان کی مدد کر سکتی ہیں جس میں ہر سطح کے عہدیداران جو نچلی سے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوں سب خواتین ہیں جس کے باعث خواتین استحصال سے محفوظ رہتے ہوئے اپنے مسائل کو حل کروانے کے لیے اسی تنظیم کو ترجیح دیتی ہیں۔

مختلف تہوار وایام میں سرگرمیاں

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ضروریات اور معاشرے کی حالت کو سمجھتے ہوئے جماعت اسلامی شعبہ خواتین نے ہر پہلو پر توجہ دی اسی سلسلے کی ایک کڑی پاکستان میں منائے جانے والے مختلف تہوار اور مختلف ایام قومی و بین الاقوامی ہیں، اس سلسلہ میں شعبہ خواتین کے اہم ایام کا مختصر تذکرہ ذیل میں کیا جا رہا ہے۔ یہ تمام ایام و تہوار وہ ہیں جو کہ شعبہ خواتین کی ترجیحات میں شامل ہیں اور مسلسل ان ایام پر مختلف اقسام کی تقریبات منائی جاتی ہیں اور ان مواقع کی نسبت سے اسلامی تعلیمات کو اجاگر کیا جاتا ہے تاکہ کوئی پہلو تشنہ نہ رہ جائے۔

"۵ فروری: یوم یکجہتی کشمیر، ماہ ربیع الاول، عشرہ سیرت النبی، استقبال رمضان المبارک، افطاریاں ۱۴اگست: یوم آزادی ۲۶ اگست: یوم تاسیس جماعت اسلامی پاکستان۔ ۴ ستمبر: عالمی یوم حجاب، ۵ مئی: عالمی یوم فلسطین و قدس وغیرہ شامل ہیں۔" (۲۹)

تحقیقی واشاعتی ادارے

تعلیم کے ساتھ ساتھ تحقیق علمی دنیا میں اہمیت کی حامل بنیادی چیز ہے، اسی لیے تحقیقی امور کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت اسلامی کے کئی ادارے مسلسل مصروف عمل ہیں انہی اداروں سے جماعت اسلامی کے تمام شعبہ جات کی

تصنیفات و تحقیقات منظر عام پر آتی ہیں۔ان حسب ذیل تحقیقی واشاعتی اداروں کے ذریعے علمی ودعوتی سرگرمیاں بھرپور انداز میں جاری ہیں۔

"اسلامی ریسرچ اکیڈمی کراچی،ادراہ ترجمان القرآن لاہور، حرا پبلی کیشنز لاہور، ادارہ تعلیم و تحقیق لاہور، قاضی پبلی کیشنز، منشورات"(۳۰)

نتائج تحقیق

۱. جماعت اسلامی کے شعبہ خواتین کی دینی وفلاحی نوعیت کی خدمات واثرات سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ، خواتین ہمیشہ مردوں کے شانہ بشانہ دینی وفلاحی میادین میں پیش پیش ہیں۔ان کی سرگرمیاں اور کام کا طریقہ کار مردوں سے مشابہت رکھتا ہے۔
۲. خواتین بہترین منصوبہ بندی کے تحت دینی وفلاحی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔جس کی بدولت خواتین میں علمی،دعوتی اور سیاسی شعور اجاگر ہوا ہے۔اور مجموعی طور پر معاشرے میں مثبت تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔
۳. انسانی حقوق بالخصوص خواتین کو حقوق سے آگاہی مل رہی ہے۔اس سلسلہ میں ویمن اینڈ فیملی کمیشن کا کردار نمایاں ہے۔
۴. خواتین کے اندر انسانیت کی خدمت کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے الخدمت ٹرسٹ برائے خواتین مصروف عمل ہے۔
۵. غلط رسومات کی بیخ کنی کی گئی ہے پسماندہ اور غریب علاقوں میں تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کے لیے تعلیمی ادارے قائم کئے گئے ہیں۔
۶. جدید ذرائع سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔جیسے پرنٹ،الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعے دعوتی سرگرمیاں انجام دی جاتیں ہیں۔روشنی میڈیا پروڈکشن کے تحت حلقہ خواتین کے دینی وفلاحی آڈیو اور ویڈیو دروس کی ریکاڈنگ،اصلاحی،دعوتی اور تربیتی لیکچر،شارٹ کورسز،انٹرویوز،ریکاڈنگ،ایڈٹنگ اور دیگر فنی امور انجام پاتے ہیں۔
۷. صحت کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے ہسپتال وصحت کے مراکز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔جیسے زچہ وبچہ مراکز صحت،ڈائگناسٹک سنٹرز،ایمبولینس سروسز وغیرہ۔
۸. رفاہی کاموں کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے۔جیسے صاف پانی پروگرام،پانی کی ترسیل کے منصوبے،واٹر فلٹریشن پلانٹ،کفالت یتامیٰ پروگرام،آغوش الخدمت،وغیرہ

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورۃ المائدہ، ۳، ۵

۲۔ گیلانی، اسعد، سید، تاریخ جماعت اسلامی، المنار بک سنٹر، لاہور، ۱۹۸۲، ص ۱۲۲

۳۔ محمد سرور، انتقاد: مولانا مودودی کے "اجتہادات" انکشافات، فکر و نظر، ۱۹۶۵، والیم ۲، شمارہ نمبر ۹، اسلام آباد، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، ص ۵۸۴

۴۔ محمد یوسف بھٹہ، مولانا مودودی اپنی اور دوسروں کی نظر میں، ادراہ معارف اسلامی، لاہور، ۱۹۸۹، ص ۲۶
۵۔ گیلانی، اسعد، سید، سید مودودی بچپن، جوانی، بڑھاپا، لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۹۸۷، ص: ۵۳
۶۔ جماعت اسلامی کا مقصد، تاریخ اور لائحہ عمل، ادارہ مطبوعات طلباء لاہور، ۱۹۹۷، ص ۱۹
۷۔ ایضاً، ص: ۳
۸۔ عزیزہ انجم، سائبان، مشمولہ: ماہنامہ چمن بتول، (مدیرہ: صائمہ عاصمہ)، شمارہ، جولائی، لاہور، ۲۰۱۸، ص ۳۳
۹۔ قانتہ رابعہ، بیچ کاراستہ، مشمولہ: ماہنامہ چمن بتول، (مدیرہ: صائمہ عاصمہ)، شمارہ، جولائی، ۲۰۱۸، لاہور، ص ۲۹
۱۰۔ فائزہ آفاق، بتول میگزین، مشمولہ: ماہنامہ چمن بتول، (مدیرہ: صائمہ عاصمہ)، شمارہ، جولائی، ۲۰۱۸، لاہور، ص ۶۵
۱۱۔ کشور ناہید، تدوین کار، سیاسی جماعتوں کے کارکنان کے لیے اہم معلومات، تین ترقیاتی تنظیم، منصورہ ملتان روڈ، لاہور ۲۰۱۵ ص ۳۵
۱۲۔ قاضی، سمیحہ راحیل ڈاکٹر، عالمی یوم حجاب ۴ ستمبر، ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان، منصورہ روڈ لاہور، ۱۹۹۷، ص ۲۲
۱۳۔ ایضاً، ص: ۲۵
۱۴۔ ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی، خواتین حقوق چارٹر، منصور لاہور، ۲۰۱۸، ص ۹
۱۵۔ علوی، ثریا بتول، جدید نسواں اور اسلامی ادارہ مطبوعات، خواتین، لاہور، ۲۰۰۵، ص ۲۳
۱۶۔ گیلانی، اسعد، سید، تحریک اسلامی اپنے لٹریچر کے آئینے میں، فرینڈز پبلیکشنز، لاہور، ۲۰۰۳، ص ۴۹
۱۷۔ احسن، حفیظ الرحمان، تحریک اسلامی پاکستان کا قیام کیوں؟، لاہور: شعبہ نشرواشاعت تحریک اسلامی، ۱۹۹۵، ص: ۴۵
۱۸۔ حامدی، خلیل احمد، جماعت اسلامی کا لٹریچر دنیا کی مختلف زبانوں میں، لاہور: مرکزی شعبہ نشرو اشاعت جماعت اسلامی، سن ندارد، ص: ۸۷
۱۹۔ محمد رفیق، پروفیسر، اسلامی تحریکیں ایک نظر میں، سروش پبلیشرز، لاہور، ۱۹۹۳، ص: ۴۷
۲۰۔ اسرار احمد، ڈاکٹر، تحریک اسلامی ایک تحقیقی مطالعہ، مرکزی مکتبہ تنظیم اسلامی، لاہور، ۱۹۸۳، ص: ۶۵
۲۱۔ مودودی، مولانا، جماعت اسلامی کی دعوت، اسلامک پبلیکشنز، لاہور ۱۹۹۹، ص: ۶۹
۲۲۔ گیلانی، اسعد، سید، تحریک اسلامی اپنے لٹریچر کے آئینے میں، فرینڈز پبلیکشنز، لاہور، ۲۰۰۳، ص ۹
۲۳۔ حلقہ خواتین جماعت اسلامی، داعی الی اللہ اور سوشل میڈیا، منشورات، لاہور، ۲۰۰۵، ص ۷
۲۴۔ ایضاً، ص: ۸
۲۵۔ سمیحہ راحیل قاضی، نیا دور نئے چیلنجز اور مسلمان عورت، ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان، منصورہ ملتان روڈ لاہور، ۲۰۱۵ ص ۵
۲۶۔ علوی، ثریا بتول، خواتین کمیشن رپورٹ کا جائزہ منصورہ، ملتان روڈ، لاہور: ص ۰۷
۲۷۔ قاضی، سمیحہ راحیل، ڈاکٹر، حجاب پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان، منصورہ ملتان روڈ لاہور، ۲۰۱۵ ص ۹
۲۸۔ ایضاً، ص: ۱۰
۲۹۔ گیلانی، اسعد، سید، تحریک اسلامی اپنے لٹریچر کے آئینے میں، فرینڈز پبلیکشنز، لاہور، ۲۰۰۳، ص ۸۵
۳۰۔ احسن، حفیظ الرحمان، تحریک اسلامی پاکستان کا قیام کیوں؟، لاہور: شعبہ نشرواشاعت تحریک اسلامی، ۱۹۹۵، ص: ۵۷